ہندوستان کے انتخابی عمل میں غیر ملکی مداخلت کے خلاف جنگ

ایکشن کمیشن کے کردار کے حوالے سے زیادہ تر توجہ مثالی ضابطہ اخلاق کے نفاذ پر مرکوز رہی ہے، جبکہ غیر ملکی مداخلت پر بہت کم توجہ دی گئی ہے۔ غیر ملکی مداخلت اور غلط معلومات سے لاحق خطرات کا مقابلہ کرنے کے لیے، ہندوستانی الیکشن کمیشن کو سرگرمی کے ساتھ ووٹروں کو جعلی خبروں، بدنیتی پر مبنی ویڈیوز اور ڈیپ فیک میڈیا کی پہچان کر کے انھیں ختم کرنے کی صلاحیت کے لیے اہم ہے۔ حکومت کے فیکٹ چیک یونٹس کو مؤثر ٹولز اور وسیع صلاحیت کے ساتھ بااختیار بنانا الیکشن کمیشن کی مضبوطی کے ساتھ کام کرنے کی صلاحیت کے لیے اہم ہے۔ اس سے سوشل میڈیا پلیٹ فارموں اور وسیع پیمانے پر استعمال ہونے والی اپیلی کیشنز پر یہ بات بالکل واضح ہو جائے گی کہ دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت بغیر حفاظتی تدابیر کے اے آئی جیسی ٹیکنالوجیز کے استعمال میں تجربات کے لیے پیٹری۔ ڈش نہیں بنے گی۔

ششی شیکھر ویمپتی
دوردرشن کے سابق سی سی او

گزشتہ چند ہفتوں کے دوران ہندوستانی پارلیمنٹ کے انتخابات عالمی ذرائع ابلاغ جیسے فنائشل ٹائمز، بلومبرگ، الجزیرہ، یو کے گارڈین، دی اکانومسٹ میگزین اور دیگر کی مداخلتوں کا مرکز بن گئے ہیں۔ میڈیا آؤٹ لیٹس میں ان مداخلتوں کے لیچے اور انداز میں ہندوستانی جمہوریت کی صحت کے تعلق سے مایوسی کے اظہار سے لے کر اس کے مستقبل کے بارے میں فوخاک پیشین گوئیاں کرنے تک بہت کچھ مشترک ہے۔ خاص طور پر تشویش کی بات وہ انداز ہے جس میں عالمی میڈیا کی مداخلتوں نے ہندوستان میں سیاسی فالٹ لائنوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ شمال اور جنوب کی تقسیم کا تصور کرنے سے لے کر آزاد آئینی اداروں جیسے عدلیہ اور انتخابی نگراں اداروں کی سالمیت کو نقصان پہنچانے تک، ان غیر ملکی مداخلتوں نے پہلے مرحلے میں ووٹ ڈالے جانے سے قبل ہی انتخابی نتائج کے منصفانہ ہونے پر سوالیہ نشان کھڑا کرنے کی کوشش کی ہے۔

ڈیجیٹل دور میں وہی کھلاپن جو ہندوستان جیسی جمہوریوں کا تصور سامنے لاتا ہے اور اسے خوش حال بناتا ہے، وہ متضاد طور پر تکلیف دہ بن گیا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ہندوستان ان جدید ترین غیر ملکی مداخلت کی مہموں کا ہدف بن گیا ہے، جو انٹرنیٹ کی وسیع رسائی اور سوشل میڈیا پلیٹ فارموں کی طاقت کا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ بھارت اس میں اکیلا نہیں ہے، کیونکہ اس طرح کی متعدد غیر ملکی مداخلت کی کارروائیوں نے دنیا بھر میں انتخابی عمل کے تقدس کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ مثال کے طور پر کینیڈا اور آسٹریلیا میں ایسی کارروائیاں اجتماعی پر پہنچ گئی ہیں، جس میں چینی اثر و رسوخ والی فنڈنگ اور پروپیگنڈا پھیلانے کے دستاویزی معاملات اجاگر ہوئے ہیں۔

ان کارروائیوں کی حکمت عملی پر حیران کن حد تک اثر انداز ہونے والی ہے، جن میں غلط معلومات پھیلانا، اختلاف کا بیج بونا اور سیاسی نتائج کو بالیکی کے ساتھ متاثر کرنا شامل ہیں۔ یہ سب کام رفتار کے نیچے رہ کر کئے جاتے ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہی پلیٹ بک ہندوستان میں بھی تعینات کیا گیا ہے، جہاں مائیکرو سافٹ نے ڈیپ۔ فیک اور اے آئی کے بدنیتی پر مبنی استعمال کے ذریعے چین سے ہندوستانی انتخابات کو لاحق خطرات کے بارے میں خطرے کی گھنٹی بجادی ہے۔ کینیڈا میں، تارکین وطن اور سیاسی شخصیات پر اثر انداز ہونے کی خفیہ کوششوں کی اطلاعات نے تشویش کو جنم دیا ہے۔ اسی طرح، آسٹریلیا نے اپنی سیاسی خودمختاری پر غیر ملکی مداخلت کے مضمرات کا سامنا کیا ہے، جس کی وجہ سے پالیسی میں اہم تبدیلیاں ہوئی ہیں اور جاسوسی اور غیر ملکی مداخلت کے خلاف قوانین کو مضبوط بنانا پڑا ہے۔ یہ مثالیں محض چند انحرافات نہیں ہیں بلکہ ایک وسیع تر حکمت عملی کا حصہ ہیں جو چین جیسے ملکوں نے اپنے جغرافیائی سیاسی مفادات کے مطابق عالمی نظام کو انتہائی نکتہ رسی سے نئی شکل دینے کے لیے استعمال کی ہیں۔

جمہوری نظاموں میں موجود کھلے پن اور آزادیوں کا استحصال کرتے ہوئے، یہ کارروائیاں نہ صرف خارجہ پالیسی پر اثر انداز ہونے کی کوشش کرتی ہیں بلکہ بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی جیسے جمہوری طور پر منتخب رہنماؤں کے خلاف بے اطمینانی کے بیج بونے کی کوشش کرتے ہوئے جمہوری اداروں پر اعتماد کو کمزور کرنا چاہتی ہیں۔ دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت، متحرک تارکین وطن اور متنوع و کھلے میڈیا منظرنامے کے طور پر ہندوستان خاص طور پر خطرات کی زد میں ہے۔ ہندوستان میں دنیا کا سب سے بڑا انتخابی عمل جاری ہے۔ یہ چیلنج جتنا پیچیدہ ہے اتنا ہی ضروری بھی ہے۔ بھارت کا انتہائی مسابقتی میڈیا منظر نامہ، اظہار خیال کی آزادی اور سیاسی وابستگی کو مضبوط بنانے کے ساتھ ساتھ مبالغہ آمیز میڈیا رپورٹوں اور پراپرائزیشن والے سوشل میڈیا پوسٹوں سے متاثر ٹک۔ ٹیٹ برٹلزم کے وسیع گچھر کے ساتھ غیر ملکی مداخلت اور غلط اطلاعاتی مہمات کے لیے زرخیز زمین بن گیا ہے۔

شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ پراکسیز کے ذریعے کی جانے والی چینی فنڈنگ نے بھارتی میڈیا آؤٹ لیٹس میں اپنی راہ بنالی ہے، جو انتہائی ہوشیاری کے ساتھ بیانیہ کو تبدیل کر رہی ہے اور رائے عامہ کو متاثر کر رہی ہے۔ نیوز کلک کو غیر ملکی فنڈنگ اور چین سے وابستہ تاجروں کے ساتھ روابط کا حالیہ معاملہ اس کی ایک اہم مثال ہے۔ عیاری سے کام لیتے ہوئے سوشل میڈیا پلیٹ فارموں کو جعلی ویڈیوز اور ڈیپ فیک مشتولات کو پھیلانے کے لیے ہتھیار بنا لیا گیا ہے، جس سے سچائی اور افسانہ طرازی کے درمیان کی لکیریں دھندلی ہوگئی ہیں۔ وزیر اعظم مودی اس طرح کے ڈیپ فیک کا شکار ہوئے ہیں۔ وہاٹس ایپ جیسی ذاتی پیغام رسانی والی اپیلی کیشنز کے ذریعے غلط معلومات کے بے تحاشہ پھیلاؤ نے انتخابی عمل میں اعتماد کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ رائے دہندگان کو گمراہ کرنے والے حربوں کا پتہ لگانا مشکل بنادیا ہے۔

بھارتی سیاست پر ان اقدامات کے نتائج بہت دور رس ہیں۔ معلومات کے ماحولیاتی نظام میں ہیرا پھیری کر کے، غیر ملکی عناصر گھریلو پلیئرز کی متعصفانہ سیاسی بیان بازی کا سہارا لے کر ہندوستان میں سماجی تقسیم کو بڑھا رہے ہیں۔ مایوس سیاسی جماعتیں اور سیاست دان جو 'زمین کو تھپل دینے' کے حربے کا استعمال کر رہے ہیں انھیں اس بات کا احساس کم ہی ہے کہ ہندوستانی جمہوریت کی صحت کے بارے میں ان کے مبالغہ آمیز اعلانات کا غیر ملکی عناصر ہندوستان کے جمہوری تانے بانے کو کمزور کرنے کے لیے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ یہ عمل جمہوریت کے جوہر، آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے نتائج پر اعتماد کو خطرے میں ڈال رہا ہے۔ ہندوستان کے انتخابی عمل کے تقدس کو سرحد پار ایکٹوں کے ذریعہ ٹیکنالوجی کے بدنیتی پر مبنی استعمال سے بے مثال خطرات کا سامنا ہے، یہ فوری اور فیصلہ کن مداخلت کا وقت ہے۔ معلومات کی ترسیل میں موجود کمزوریوں کے خلاف اور انتخابی تقدس کے تحفظ کے لیے حفاظتی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ ہندوستانی الیکشن کمیشن کو دیگر سرکاری اور غیر سرکاری حصص داروں کے ساتھ مل کر، ان کمزوریوں کو دور کرنے کے لیے فیصلہ کن کارروائی کرنی چاہیے۔

الیکشن کمیشن کے کردار کے حوالے سے زیادہ تر توجہ مثالی ضابطہ اخلاق کے نفاذ پر مرکوز رہی ہے، جبکہ غیر ملکی مداخلت پر بہت کم توجہ دی گئی ہے۔ غیر ملکی مداخلت اور غلط معلومات سے لاحق خطرات کا مقابلہ کرنے کے لیے، ہندوستانی الیکشن کمیشن کو سرگرمی کے ساتھ ووٹروں کو جعلی خبروں، بدنیتی پر مبنی ویڈیوز اور ڈیپ فیک میڈیا کی پہچان کر کے انھیں ختم کرنے کے لیے آگاہ کرنے کی ضرورت ہے۔ حکومت کے فیکٹ چیک یونٹس کو مؤثر ٹولز اور وسیع صلاحیت کے ساتھ بااختیار بنانا الیکشن کمیشن کی مضبوطی کے ساتھ کام کرنے کی صلاحیت کے لیے اہم ہے۔ اس سے سوشل میڈیا پلیٹ فارموں اور وسیع پیمانے پر استعمال ہونے والی اپیلی کیشنز پر یہ بات بالکل واضح ہو جائے گی کہ دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت بغیر حفاظتی تدابیر کے اے آئی جیسی ٹیکنالوجیز کے استعمال میں تجربات کے لیے پیٹری۔ ڈش نہیں بنے گی۔ یہ لمحہ غیر ملکی مالی اعانت سے چلنے والے پروپیگنڈے کے اثر کو کم کرنے کے لیے فنڈنگ کے ذرائع کی شفافیت کا بھی مطالبہ کرتا ہے۔ غیر ملکی اثر و رسوخ والی کارروائیوں کی نگرانی اور ان کا مقابلہ کرنے کے لیے ایک مخصوص ٹاسک فورس سرحد پار سے ہندوستانی جمہوریت کو درپیش ڈیجیٹل خطرات سے نمٹنے کے لیے فانی مددگار ثابت ہوگی۔

ڈیجیٹل ہیرا پھیری سے متصف غیر ملکی مداخلت، انفرادی انتخابات کے نتائج اور جمہوری اداروں پر وسیع تر اعتماد کے لیے خطرے کا باعث بنتی ہے۔ سیاسی جماعتوں، میڈیا اداروں، سول سوسائٹی اور شہریوں کو انتخابی عمل کے تقدس کے دفاع کے لیے اکٹھا ہونا چاہیے۔ چونکہ ہندوستان ایک نازک موڑ پر کھڑا ہے، اس لئے آج کئے گئے اقدامات نہ صرف ہماری جمہوریت کے مستقبل کا تعین کریں گے، بلکہ دنیا بھر کی جمہوریتوں کے لیے ایک مثال بھی قائم کریں گے۔ غیر ملکی مداخلت کے خلاف جنگ ان ابھرتے ہوئے خطرات کے سامنے ہماری جمہوری اقدار کے لچیلے پن کا ثبوت ہے۔ یہ ایک ایسی جنگ ہے جسے ہندوستان کو ایک خودمختار، جمہوری ملک کے طور پر اپنے مستقبل کی حفاظت کے لیے جیتنا ضروری ہے۔ یہ جمہوریت کی بنیاد کے تحفظ کے لیے چوکسی، اتحاد اور فعال اقدامات کرنے کا صحیح وقت ہے۔ اب عمل کرنے کا وقت آگیا ہے۔

جمہوری نظاموں میں موجود کھلے پن اور آزادیوں کا استحصال کرتے ہوئے، یہ کارروائیاں نہ صرف خارجہ پالیسی پر اثر انداز ہونے کی کوشش کرتی ہیں بلکہ بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی جیسے جمہوری طور پر منتخب رہنماؤں کے خلاف بے اطمینانی کے بیج بونے کی کوشش کرتے ہوئے جمہوری اداروں پر اعتماد کو کمزور کرنا چاہتی ہیں۔ دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت، متحرک تارکین وطن اور متنوع و کھلے میڈیا منظرنامے کے طور پر ہندوستان خاص طور پر خطرات کی زد میں ہے۔ ہندوستان میں دنیا کا سب سے بڑا انتخابی عمل جاری ہے۔ یہ چیلنج جتنا پیچیدہ ہے اتنا ہی ضروری بھی ہے۔

ووٹ کے حق کا استعمال سوچ سمجھ کریں

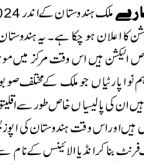

مولانا موسی جانسٹھ

انتخابات چاہے لوک سبھا کے ہوں یا اسمبلی کے، یا دوسرے ہوں وہ پانچ سال بعد آتے ہیں، اس لیے انتخابات میں ووٹ ڈالنی بہت ضروری ہے۔ جمہوریت میں رائے دہی ووٹرز کا فریضہ اور ذمہ داری ہے۔ لہٰذا 19 اپریل کو اور دیگر مختلف تاریخوں کو ہونے والے لوک سبھا کے انتخابات میں ہر ووٹر کو اپنے رائے دہی حق کا استعمال کرنا چاہیے جو معاشرے، ریاست اور ملک کی بہتری کے لیے بہت ضروری ہے۔ جتنی زیادہ ووٹنگ ہوگی، ہماری جمہوریت اتنی ہی مضبوط ہوگی۔ کیونکہ ہندوستان ایک جمہوری ملک ہے۔ چاہے وہ مرکزی حکومت ہو یا ریاستی حکومت، اسے منتخب کرنے کا واحد ذریعہ ووٹ ہی ہے۔ اس لیے اس ملک میں ووٹ کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ اس اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ووٹ کا حق استعمال ضرور کرنا چاہیے۔

ہمارے ملک ہندوستان کے اندر 2024 کے لوک سبھا کے الیکشن کا اعلان ہو چکا ہے۔ یہ ہندوستان کی تاریخ کا بہت ہی خاص الیکشن ہیں اس وقت مرکز میں موجودہ حکومت اور اس کی ہم نوا پارٹیاں جو ملک کے مختلف صوبوں کے اندر اقتدار میں ہیں ان کی پالیسیاں خاص طور سے اقلیتوں کے لیے مناسب نہیں ہیں اور اس وقت ہندوستان کی اپوزیشن پارٹیاں بھی اپنا ایک فرنٹ بنا کر انڈیا الائینس کے نام سے میدان عمل میں ہیں، لیکن آج کی جو اپوزیشن ہے وہ نہایت کمزور محسوس ہو رہی ہیں جس زور وشور سے ملک کے مسائل کو اٹھانا چاہیے تھا، اس کو ایک دو سیاستدان کو چھوڑ کر کوئی نہیں اٹھا رہا ہے، وہ مسائل چاہے اقلیتوں کے ہوں، بے روزگاری کے ہوں نوجوانوں کے مسائل ہو، ماؤں بہنوں کے تحفظ کا مسئلہ ہو، یا ماب لنچنگ جیسے واقعات ہوں، یا سرکاری ایجنسیوں کا ناجائز استعمال ہو، یا بڑھتی ہوئی مہنگائی کا مسئلہ ہو، یا مسلم لیڈران کے خلاف کارروائی ہو، یہ وہ اہم مدے ہیں جن پر اپوزیشن پارٹیوں کو متحد ہو کر سڑک پر آجانا چاہیے تھا اور جمہوری طریقے پر اپنی بات کو حکومت وقت کے کانوں تک پہنچانا چاہیے تھی، لیکن صرف اپوزیشن کے چند لوگ چند میڈیا والوں کے سامنے بیٹھ کر ایک دو مسائل پر بات کر کے وہ اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو جاتے ہیں جبکہ اپوزیشن کو بہت زیادہ مضبوط کر آواز اٹھانی چاہیے تھی۔

بہر حال اب چونکہ الیکشن کا اعلان ہو چکا ہے اور پہلے مرحلے میں مغربی یوپی کی پچھم نشینوں پر بھی انتخابات ہونے جا رہے ہیں، اس لیے اپنے بردان وطن اور خاص طور سے اپنے اقلیتی فرقہ کے بھائیوں اور بہنوں سے یہ اپیل کروں گا کہ آنے والے الیکشن میں اپنے ووٹ کا بھرپور اور صحیح استعمال کریں پانچ سالوں کے لیے جو بھی پارٹیاں ملک کے اقتدار کی کرسیوں پر براجمان ہوگی اور وہ پانچ سالوں تک اس ملک کی تقدیر کا فیصلہ کرے گی اور ہمارے لیے اچھے و برے فیصلے کرے گی۔

انتخابات چاہے لوک سبھا کے ہوں یا اسمبلی کے، یا دوسرے ہوں وہ پانچ سال بعد آتے ہیں، اس لیے انتخابات میں ووٹ ڈالنی بہت ضروری ہے۔ جمہوریت میں رائے دہی ووٹرز کا فریضہ اور ذمہ داری ہے۔ لہٰذا 19 اپریل کو اور دیگر مختلف تاریخوں کو ہونے والے لوک سبھا کے انتخابات میں ہر ووٹر کو اپنے رائے دہی حق کا استعمال کرنا چاہیے جو معاشرے، ریاست اور ملک کی بہتری کے لیے بہت ضروری ہے۔ جتنی زیادہ ووٹنگ ہوگی، ہماری جمہوریت اتنی ہی مضبوط ہوگی۔ کیونکہ ہندوستان ایک جمہوری ملک ہے۔ چاہے وہ مرکزی حکومت ہو یا ریاستی حکومت، اسے منتخب کرنے کا واحد ذریعہ ووٹ ہی ہے۔ اس لیے اس ملک میں ووٹ کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ اس اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ووٹ کا حق استعمال ضرور کرنا چاہیے۔ ووٹنگ کسی خوف اور لالچ کے بغیر کی جائے، کسی کو اپنی سمجھ کے مطابق اچھے امیدوار کو ووٹ دینی چاہیے نہ کہ کسی کی پیروی کر کے۔ ووٹنگ کے ذریعے ہی ہم اپنے علاقے کے لیے کسی اچھے نمائندے کا انتخاب کرتے ہیں۔

ریاست میں ووٹنگ کے ذریعے ہی حکومت بنتی ہے۔ حکومتوں کو منتخب کرنے میں اور حکومتوں کو گرانے میں جمہوری ملکوں میں اور جمہوری نظام میں رائے دہی بہت اہمیت رکھتی ہے اسی ووٹ کے ذریعے سے کسی حاکم کو چنا جا سکتا ہے اور اسی ووٹ کے ذریعے سے کسی کو محکوم بنایا جا سکتا ہے یہ ووٹ صرف کاغذ کا ٹکڑا نہیں ایک دو دھاری تلوار ہے یہ صرف سیاسی بار جیت کا مسئلہ نہیں ہے یہ پورے ملک کی تقدیر کا فیصلہ کرنے والی ہے بہت ہی مضبوط چیز ہے اس کی اہمیت کو کسی بھی جمہوری ملک میں انکار نہیں کیا جا سکتا ہمارے ملک میں اپنے نمائندے اور اپنی پسند کی حکومت کو منتخب کرنے کا یہی واحد طریقہ ہے۔ یہ ہماری جمہوریت کا حسن ہے۔

اس لیے ہر ووٹر کو ووٹنگ میں حصہ لینا چاہیے۔ ووٹ ڈالنے سے بالکل بھی گریز نہیں کرنا چاہیے۔ بہت سے لوگ یہ سوچ کر ووٹ ڈالنے نہیں جاتے کہ انہیں انتخابات سے کیا حاصل ہونا ہے۔ یہ غلط سوچ ہے۔ اگر ہم اپنے علاقے کے اچھے نمائندے کو ووٹ دے کر منتخب کریں گے تو وہ علاقے کے مسائل کو حل کرے گا۔ لوگوں کی خوشی اور غم میں شریک ہوگا۔ آپ کے درمیان رہے گا۔

لیکن ووٹ صرف صحیح امیدوار کو ہی دیں، جو واقعی اپنے علاقے اور لوگوں کے لیے سنجیدہ ہو۔ لالچ میں غلط امیدوار کو ووٹ نہ دیں، جن لوگوں کے ووٹ بنے ہوئے ہیں چاہے وہ مسلمان ہوں دلت ہوں، آدیواسی ہوں، پچھڑے ہوں، کسی بھی سماج سے تعلق رکھتے ہو ان لوگوں کو چاہیے کہ وہ ووٹ کا صحیح استعمال کریں خاص طور سے مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسے نمائندے کو ووٹ دیں جو ایوان میں پہنچ کر آپ کی آواز اٹھا سکے آپ کے حق میں بول سکے اور آپ کے مسائل کو حکومت وقت کے سامنے پیش کر سکے اور حکومت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہہ سکے کہ آپ کیا غلط کر رہے ہیں اور کیا صحیح کر رہے ہیں۔

ہم مسلمانوں کا المیہ یہ ہے کہ جب جب الیکشن کا وقت آتا ہے تو منتشر ہو جاتے ہیں ایک گھر کے افراد تک الگ الگ پارٹیوں سے منسلک ہو جاتے ہیں جس سے ووٹ منتشر ہو جاتا ہے اور جب ووٹ منتشر ہوتا ہے تو پھر ایسی طاقتیں اقتدار میں پہنچ جاتی ہیں جو بنی ہوتی ہیں، اس لیے ہم کو چاہیے کہ وہ جب ووٹ کریں تو باہمی مشورے سے آپس میں متحد ہو کر ایسے نمائندے کو ووٹ کریں جو امانت دار بھی ہو دیانت دار بھی باصلاحیت بھی ہو، کسی فرقہ کے خلاف نہ ہو، انصاف پسند ہو، امن پسند بھی ہو، ایسا امیدوار اگر آپ کے سامنے ہے تو مسلمانوں کو چاہیے کہ اس کے حق میں بھرپور ووٹ کا استعمال کریں، کوئی فرد ایسا نہیں رہنا چاہیے جس کا ووٹ بنا ہوا ہو اور وہ اپنا ووٹ نہ ڈالے، ووٹ شہادت اور گواہی کی حیثیت رکھتا ہے جس طرح امانت دار دیانت دار اور باصلاحیت کو ووٹ ڈالنا گی شہادت ہے، اسی طرح نااہل فاسق اور ظالم و جابر کو ووٹ ڈالنا بھی جھوٹی گواہی ہے، اور جس طرح جھوٹی گواہی دینا جرم عظیم ہے اسی طرح سچی گواہی کو چھپانا بھی جرم عظیم ہے۔

'ایکس' کی دنیا

قرآن کریم @

تم جس بات میں اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ خدا کی طرف (سے ہوگا) یہی خدا میرا پروردگار ہے، میں اس پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ سورۃ الشوریٰ 10

نجمہ قمر @

تمہاری بزم میں دھندلی سی روشنی کیوں ہے
دلوں کے داغ ، چراغوں کے روبرو تو نہیں

@Alhamdulillah

کیوریا کے یوٹیوبر داؤد کم جنہوں نے 2019 میں اسلام قبول کرلیا وہ جلد ہی اپنا خواب پورا کرنے والے ہیں۔ انہوں نے ایک مسجد بنانے کا خواب دیکھا ہے۔

درویش آدمی @

بے وفاؤں کی محفل لگے گی آج
وقت پر آجانا مہمان خاص ہو تم

خاموش سائی @

ڈھیر باتیں ہیں ڈھیر شکوے ہیں
خود سے کرتا ہوں خود سے لڑتا ہوں

تشنہ لب @

تو مجھ کو دیکھ، پرکھ اور پھر بتا مجھ کو
تیرے سوا مرے اندر کہیں پہ بھی ہوں

سحر @

الجھے ہوئے ہیں کب سے اسی ایک سوال میں
آئے ہیں کبھی ہم بھی کیا۔ تیرے خیال میں

@Abbas Khan

پاکستان:۔ دنیا کے انتہائی طاقتور ممالک کی فہرست جاری ۔ امریکہ پہلے چین دوسرے نمبر پر ہے۔ مذکورہ فہرست میں بھارت بارہویں اور بنگلہ دیش چالیس نمبر پر ہے، اسمیں پاکستان کا کہیں نام ونشان نہیں ہے۔

کیفیات زندگی @

لوگوں میں بھی دیمک کی صلاحیت ہوتی ہے وہ کھا جاتے ہیں دوسروں کو۔

@Bar and Bench

دہلی ہائی کورٹ میں ایک پی آئی ایل داخل ہوئی ہے جس میں اکیوجنیل سے سی ایم دفتر چلانے کے لیے سہولیات فراہم کرانے کی اپیل کی گئی ہے۔

@Neha Khanna

کیرل میں بی جے پی کے لوک سبھا کے امیدوار اور کانگریس لیڈر اے کے انٹونی کے بیٹے انل انٹونی نے میرے ساتھ انٹرویو میں کہا کہ '' مجھے حیرت نہیں ہوئی اپنے والد (اے کے انٹونی) کے اس بیان پر جس میں انہوں نے میرے ہار کی بات کی ہے۔ انل نے کہا کہ میں اپنے والد کا احترام کرتا ہوں مگر مجھے ان کی سیاست سے شدید اختلاف ہے۔

@Jacson Hinkle

اسرائیل نے ایران کے خلاف کارروائی کرنے کی تمام تیاریاں پوری کرلی ہے۔

@Live Law

دہلی کی عدالت نے سابق ڈپٹی سی ایم منیش سسودیا کی ایکسائز پالیسی معاملہ میں ضمانت کی عرضی پر سماعت کی۔ انجیش بیج کا ہیری باجوا نے اس معاملہ کو سنا۔

@TRT

سیکورٹی کونسل اقوام متحدہ میں قابض اسرائیلی نمائندہ مسجد الاقصیٰ پر ایک ویڈیو دکھا رہا ہے اور کہہ رہا ہے۔ ایران صرف شیعہ فرقہ کی بالادستی کی بات کرتا ہے اور اس کو مسجد اور مسلمانوں کی پروا نہیں ہے۔

@TVS Bharat Varsh مدھیہ پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ کمل ناتھ کے گھر پہنچی پولیس۔

@Bloombery

رمینیا کے علاقے نگورنو کاراباخ پر آذربائیجان کے حملہ کے بعد تعینات کی گئی روس کی فوج کو چھ ماہ کے بعد واپس بلا لیا گیا ہے۔ یہ فوج وہاں کی آرمینائی آبادی کی معاہدے کے بعد تعینات کی گئی تھی۔

@BBC Politics

برطانیہ کی ورکرز پارٹی کے ایم پی چارج گالوے نے وزیر اعظم سے پوچھا کہ یقین یا ہو کو فون کرنے کے معاملہ میں اگر آپ کی اپیل پھل نہیں ہوتا تو آپ کیس کریں گے۔ اس پر رشی سناک نے کہا کہ میں نے اسرائیل کے وزیر اعظم سے کہہ دیا ہے کہ میں نے ان کو بتایا ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ حالات کو سدھر کریں۔

@Mr Haque

کوشامبی میں وی ایچ پی بجرنگ دل کے کارکنوں نے رام نومی پر مورت گنج میں کیا ہنگامہ۔ مسجد میں نماز کے دوران تیز آواز سے ڈی جے بجا کر مسجد کے سامنے ہنگامہ کیا۔

شکیبة قدس الاخباریه @

قابض اسرائیلی فوج نے غزہ کے شمالی النصیرات علاقہ میں رہائشی عمارت الصافی ٹاور نمبر-1 کو بم برسا کر تباہ کر ڈالا۔

@VOA Urdu

پاکستان کے وزیر خزانہ نے پیر کو اے ایف پی کو بتایا کہ پاکستان نے اپنے اقتصادی اصلاحات کے پروگرام میں معاونت کے لیے مالیاتی ادارے کے ساتھ ایک نئے بیل ملین ڈالر قرض کے معاملے پر بات چیت شروع کردی ہے۔

@Hindustan

اکھلیش یادو قوج لوک سبھا سیٹ سے ہی لڑیں گے اور وہ کل کر سکتے ہیں اعلان۔

صحیفة الشرق الاوسط @

قیاس لگایا جا رہا ہے کہ اسرائیل ایران کے حملہ کے جواب میں ایرانی اثاثوں کو منجمد کرنے کے لیے کوشش کر رہا ہے۔

ایکس پر نئے والے ٹرینڈ قارئین کی دلچسپی کیلئے پیش کئے جارہے ہیں

ایکس یوزر کے ذریعہ ظاہر کی گئیں آراء ان کی ذاتی ہیں اور ادارہ اس کیلئے کسی طرح ذمہ دار نہیں